جرح وتعدیل میں ابن حبان کا مقام

غلام مصطفیٰ*

وہاب خان*

It has been a great blessing for Muslims that their religious assets and estates whether that is Quran or Hadith , have well been saved and preserved from any elimination , change or alteration. Allah Almighty Himself has taken the responsibly of the preservation of Quran while Hadith are preserved through a criticism, So as if any interpreter , translator or sender was mistaken or if anybody lied or associated lies with the Holy Prophet,(peace be upon him) then Ulema-e-den with their best efforts has unfolded, declared and disclosed that lie, falsity and assertion. If any of the interpreters and narrators was intellectually and mentally strong enough, or if sometimes they made mistakes, both aspects of their life along with the rendered and interpreted Hadith were properly highlighted. Such type of remarkable achievements has never been made by any of the Western authors and intellectuals. One of such great name is Ibne Haban. This paper will describe the short Biography of Ibni Haban along with the Hadith books he has compiled. This paper will also illuminate or throw light on the procedure that he has used for the compilation of Hadith. Last but not the least; the paper would analyze the conclusion in a critical manner.

صحیح احادیث کو جمع کرنے کی پہلی کوشش محمد بن اسمٰعیل البخاری([1]) نے کی جنہوں نے صحیح البخاری کے نام سے کتاب لکھی اور اس میں آپ ﷺ کے اقوال، افعال اور سیر کو جمع کیا۔ اس کے بعد ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری ([2]) نے بھی اپنی کوشش کے مطابق صحیح احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام کیا۔

ان دونوں ائمہ حدیث نے چند اصولوں کو سامنے رکھ کر احادیث کو ان اصولوں پر پرکھا جب کوئی حدیث ان کے اصولوں کے موافق ہوئی تو اس کو اپنی اپنی کتاب میں جمع کیا۔ لیکن ضروری نہیں کہ جو احادیث ان دو ائمہ نے جمع کئے ہوں صرف وہی صحیح ہوں بلکہ ہو سکتا ہے کہ کچھ احادیث ان سے جمع ہونے سے رہ گئے ہوں۔ جیسا کہ حافظ بن حجر نے امام بخاری کے حوالے سے نقل کیا ہے:

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج فار بوائز، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔

* ریسرچ سکالر، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں۔

میری کتاب میں تمام احادیث موجود ہیں لیکن ان میں سے کچھ چھوڑ بھی دئے ہیں کیونکہ یہ بہت زیادہ ہیں۔([3])

چونکہ بہت سی احادیث جو کہ امام بخاری اور امام مسلمؒ کے معیار کے مطابق صحیح کہلانے کے قابل تھی لیکن ان دو ائمہ سے وہ احادیث چھوٹ گئے۔ لہٰذا بعد میں بہت سی کوششیں کی گئیں کہ ایسے احادیث کو جمع کیا جائے۔ اس سلسلے میں "ابن خزیمہ "(م:311ھ)([4]) نے "صحیح ابن خزیمہ" کے نام سے سب سے پہلے کتاب تصنیف کی۔ اس کے بعد ابن خزیمہ کے شاگرد "ابن حبان" نے "التقاسیم والانواع" کے نام سے کتاب لکھی۔ اس کے بعد "المستدرک علیٰ الصحیحین" کے نام سے "امام حاکم نیشاپوری"([5]) نے کتاب تصنیف کی۔ امام حاکم نیشاپوری، ابن حبان کے شاگرد تھے۔

اگرچہ محدثین کے ہاں پہلی دو کتابوں کی نسبت "المستدرک علیٰ الصحیحین" زیادہ مشہور ہوا، لیکن بہر حال پہلی دو کتابوں کی افادیت اور اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ پھر ان دونوں کتابوں میں بھی "صحیح ابن حبان" کو ایک خاص مقام اس لئے ملنا چاہیے کہ ابن حبان بذات خود فن اسمائے الرجال کا ماہر بھی تھا اور فن جرح وتعدیل میں بھی اس کو ملکہ حاصل تھا، اس وجہ سے وہ احادیث کو کانٹ چھانٹ کر جمع کرنے کا اہتمام کرتے تھے۔ اس کے علاوہ اس نے احادیث کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ جمع کیا کہ ان کو حفظ کرنے میں آسانی رہے۔ ابن حبان کی تصنیف کا صحیح مقام جاننے کے لئے ابن حبان کا مقام جاننا ضروری ہے۔

ابن حبان کا پورا نام محمد بن حبان بن احمد بن حبان ابو حاتم التمیمی البستی السجستانی ہے۔ اگرچہ اس کی ولادت افغانستان میں ہوئی لیکن اصلاً ونسلاً عربی قبیلے تمیم سے تعلق رکھتے تھے۔([6])

ابن حبان کی علمی زندگی

اگرچہ آپ کے ابتدائی حالات کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا وہ خود علم کی طرف متوجہ ہوئے یا خاندانی تقاضے سے مغلوب ہوئے لیکن امام ذہبی کے قول کے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ذاتی جذبہ ہی اس کے تحصیل علم کا ذریعہ بنا۔ کیونکہ امام ذہبی کے قول کو اگر درست مان لیا جائے تو بیس سال کی عمر میں وہ علم کی تلاش میں نکلا۔([7])

آپؒ کے اساتذہ:

اس نے تقریباً چالیس شہروں کا سفر کیا اور دو ہزار سے زیادہ اساتذہ کرام سے فیض حاصل کیا۔ جب کہ اپنی کتاب صحیح ابن حبان میں اس نے اکیس اساتذہ سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کے اساتذہ میں سب سے مشہور ابو بکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ النیسابوری ہے۔

آپؒ کے تلامذہ:

یوں تو آپ کے تلامذہ کے تعداد ہزاروں میں ہے۔ لیکن ان میں سے مشہور تلامذہ میں محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمد (المعروف بہ حاکم نیشاپوری) ہے۔ اس طرح ابویعقوب اسحٰق بن محمد بن یحییٰ بن الاصبھانی، امام حافظ علی بن عمر بن احمد بن مھدی دار قطنی بھی آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔

ابن حبان دیگر محدثین سے کئی لحاظ سے منفرد مقام رکھتے تھے لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو صرف انہی نے شروع کیں اور بعد کے لوگوں کے لئے مشعل راہ بن گئیں۔ مثلاً

* ابن حبان پہلا شخص تھا جنہوں نے اپنی ذاتی پیسوں سے ایک کتب خانہ بنایا جس کے لئے اس نے ایک علیحدہ جگہ مختص کی۔
* انہوں نے طالب علموں کے حصول علم کے لئے فارغ رکھنے کے لئے زمینوں کو وقف کیا کہ طلباء اپنی معاش سے بے فکر ہو کر تحصیل علم میں مشغول رہے۔
* حدیث کے درس کے لئے باقاعدہ علیحدہ دارالحدیث کی بنیاد بھی ابن حبان نے رکھی۔
* کتب خانے کے لئے کچھ قواعد مقرر کئے کہ مطالعہ صرف کتب خانے ہی میں کیا جاسکے گا۔
* کتب خانہ میں ایک الگ رجسٹر رکھا ہوا تھا جس میں جاری شدہ کتب درج کئے جاتے تھے۔ ([8])

گویا ابن حبان ہی وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے نہ صرف کتب خانہ بنایا بلکہ کتب خانے کے لئے قواعد بھی مقرر کئے۔

آپ نے (354ھ) کو بست میں وفات پائی۔ اور وہیں پر دفن ہوئے۔ ([9])

آپ کی تصنیفات:

* التقاسیم والانواع
* کتاب الثقات

* کتاب الجرح والتعدیل

* کتاب الضعفاء

* روضۃ العقلاء

* مشاہیر علماء الأمصار

صحیح ابن حبان کا مقام:

اس کتاب کا اصل نام "**المسند الصحیح علی تقاسیم والانواع من غیر وجود قطع فی سندھا ولا ثبوت ناقلیھا**"، تھا لیکن محدثین کے ہاں اس کے کئی نام مشہور ہوئے مثلاً "التقاسیم والانواع" یا "صحیح ابن حبان" وغیرہ۔ علامہ ذھبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ابن حبان کے تذکرہ کے ذیل میں اس کتاب کو "الانواع" کے نام سے یاد کیا ہے۔[10]

کشف الظنون میں اس کتاب کے تین نام بتلائے گئے ہیں۔

التقاسیم والانواع فی الحدیث[11] صحیح ابن حبان[12] کتاب الانواع، والتقاسیم[13] جب کہ حاجی خلیفہ نے یہاں پر اس کو صحیح ابن حبان بھی شمار کیا ہے۔ یعنی حاجی خلیفہ کی روایت کے مطابق اس کتاب کی پانچ نام ہیں۔

اگرچہ علماء محدثین نے صحیحین کے بعد تینوں صحاح کو درجہ ذیل ترتیب کے ساتھ رکھا ہے

- صحیح ابن خزیمہ
- صحیح ابن حبان
- المستدرک للحاکم

لیکن شاید علماء نے استاد اور شاگرد کے مرتبے کا لحاظ کیا ہو ورنہ صحیح ابن حبان کا درجہ سنن ابن ماجہ سے بڑھ کر ہے۔

فن جرح وتعدیل:

علمائے فن کی اصطلاح میں فن جرح وتعدیل کا معنیٰ ہے: **إنزال کل راوٍ منزلته التی یستحقھا من القبول وعدمه**[14]

یعنی قبول اور عدم قبول کے لحاظ سے کسی راوی کو اس کے مقام پر رکھنا علم فن جرح وتعدیل سے ممکن ہے۔

علم جرح وتعدیل میں ابن حبان کا مقام:

جرح وتعدیل میں ابن حبان انتہائی متشدد تصور کئے جاتے تھے۔ اس فن میں وہ امام نسائی، ابن معین، ابن القطان اور یحیٰ القطان کے ہم پلہ نظر آتے ہیں جو کہ انتہائی متشدد تصور کئے جاتے تھے۔

علامہ ذھبی نے میزان الاعتدال میں جگہ جگہ ابن حبان کے تشدد کی طرف اشارات کئے ہیں۔ مثلاً ایک موقع پر ایک شخص عثمان بن عبد الرحمٰن الطرائفی نامی شخص کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وأما إبن حبان فإنه يقعقع كعادته"(15)

یعنی اِبن حبان اپنی عادت کے موافق یہاں پر کچھ پھسل گیا ہے۔

ایک اور راوی سوید بن عمرو الکلبی کے ترجمہ میں علامہ ذھبی نے لکھا ہے:

"وأما إبن حبان فأسرف واجترأ"(16)

کہ ابن حبان اس شخص کے بارے میں کچھ زیادہ ہی بولا ہے اور اس کے بارے میں کچھ زیادہ بے باک واقع ہوا ہے۔

اسی طرح علامہ ذھبی نے ایک موقع پر ابن حبان پر رد بھی کیا ہے۔ ایک راوی محمد بن الفضل السدوسی عارم کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ ذھبی نے واضح الفاظ میں ابن حبان پر تعریض کی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

ولم يقدر ابن حبان ان يسوق له حديثاً منكراً فأين ما زعم(17)

کہ ابن حبان اس پر تو قادر نہیں کہ اس راوی کے حوالے سے کوئی منکر حدیث ہی نقل کرتے پھر وہ اس کے بارے میں اس طرح کی باتیں کس طرح لکھتا ہے۔

محدث کبیر حافظ ابن حجرؒ نے بھی ابن حبان کو ایک متشدد شخصیت تصور کیا ہے۔ وہ ابن حبان کے بارے میں کہتے ہیں کہ:

ابن حبان ربما جرح الثقة حتى كأنه لايدرى مايخرج من رأسه(18)

یعنی ابن حبان کبھی کبھی ثقہ راویوں پر بھی جرح کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

درجہ بالا علماء کبار کی آراء اگرچہ ابن حبان کے متعلق تشدد کی ہے لیکن بعد کے علماء نے اس کو متساہل بھی شمار کیا ہے جیسا کہ علامہ عبدالحئی الکھنوی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔([19])

درجہ بالا عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن حبان فن رجال حدیث میں تشدد سے کام لیتے تھے لیکن اگر اس مجموعی حالات پر نظر ڈالا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ابن حبان ہمیشہ سے ہی سخت واقع ہوئے ہیں۔ اور اکثر مواقع پر شدت اور غلو سے کام لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے فقہاء علماء کے بارے میں تشدد کی راہ اختیار کی ہے۔ صحیح ابن حبان کے مقدمے میں جب ابن حبان اپنی کتاب کو پانچ عنوانات میں تقسیم کرنے کے فوائد بیان کرتے ہیں تو لکھتے ہیں کہ:

---دون من اشتغل فی الأصول بالقیاس المنکوس وأمعن فی الفروع بالرأي المنحوس([20])

یعنی ان عنوانات کی افادیت کو صرف علمائے راسخین ہی سمجھ سکتے ہیں نہ کہ وہ لوگ جو اصول اور قیاس میں مشغول ہوں اور اپنی منحوس رائے سے فروع مسائل میں لگے ہوئے ہیں۔

صحیح ابن حبان کے لئے آپ کی شرائط:

صحیحین کے لئے امام بخاری اور امام مسلم نے کچھ شرائط بیان کیں ہیں کہ جو حدیث ان شرائط پر پورا اترے گا اس کو ہم اپنی کتاب میں شامل کریں گے۔ اسی طرح ابن حبان نے بھی اپنی کتاب کی تصنیف کے لئے چند شرائط کو پیش نظر رکھ کر اس کو تدوین کیا۔ یہ شرائط ابن حبان نے کتاب کے مقدمہ میں ذکر کی ہیں۔ جیسا کہ وہ کہتے ہیں:

وأماشرطنافینقلهماأودعناهکتابناهذامنالسنن:

فإنالمنحتجفیهاإلابحدیثاجتمعفیکلشیخمنرواتهخمسةأشیاء"

الأول: العدالةفیالدینبالسترالجمیل.

والثاني: الصدقفیالحدیثبالشهرةفیه.

والثالث: العقلبمایحدثمنالحدیث.

والرابع: العلمبمایحیلمنمعانیمایروي.

والخامس: المتعریخبرهعنالتدلیس[21]

کہ ہم نے اس کتاب اس شیخ سے روایات کو جمع کیا ہے جس میں پانچ صفات پائی جاتی ہوں:

(الف) اس میں پردہ پوشی کے ساتھ عدالت ہو۔ یعنی گناہوں سے بچتا ہو۔ اس کے ذیل میں وہ لکھتے ہیں کہ عدالت کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اکثر اوقات اللہ کی اطاعت میں گذرے ورنہ ہر وقت گناہ سے بچنے والے شخص کو ڈھونڈ کر اگر ہم حدیث جمع کرنا شروع کریں تو یہ محال ہو گا۔ کیونکہ ایسا ممکن ہی نہیں بلکہ کبھی کبھی ضرور انسان شیطان کے دھوکے میں آجاتا ہے۔

(ب) جو راوی حدیث روایت کر رہا ہے وہ حدیث کے روایت کرنے میں صدق میں بھی مشہور ہو۔

(ج) اگر کوئی راوی کوئی حدیث بیان کر رہا ہے تو اس کو اپنی بیان کردہ حدیث کا عقل وشعور بھی ہو۔

(د) جو کچھ وہ روایات کر رہا ہے اس کے معانی بھی اس کو معلوم ہو۔

(ھ) اس کی روایت تدلیس سے بھی خالی ہو۔

فكلمنا جتمعفيهھذا الخصال الخمسا حتججنا بحديثهوبينا الكتا بعلروايتهوكلمنتعر بعنخصلة منه ذا الخصال الخمسلمنحتجبه. [22]

ایسی قسم کی راوی کے بارے میں ابن حبان کہتے ہیں کہ جس راوی میں یہ پانچوں صفات جمع ہوں اس کی روایت کو ہم نے قبول کیا اور اپنی کتاب میں اس کو بیان کیا لیکن اگر کسی راوی میں ان صفات میں سے کوئی بھی صفت موجود نہ ہو تو ہم اس کے قول کو قبول نہیں کرتے۔

خلاصۃ البحث:

- علامہ ابن حبان ایک علم دوست شخصیت تھے۔ علم حاصل کرنے اور پھیلانے کے حریص تھے۔ علم کے حصول کے لئے اس نے اپنی اوقات صرف کئے جب کہ پھیلانے کے لئے اپنا مال طلباء پر خرچ کیا۔
- مذکورہ مقالے سے معلوم ہوا کہ علامہ ابن حبان نے بھی اپنے طور سے کچھ شرائط پیش کر کے ان کے مطابق صحیح احادیث جمع کرنے کی کوشش کی۔
- علم فن الرجال کے سلسلے میں وہ انتہائی تشدد سے کام لیتے تھے بلکہ کبھی کبھی فقہاء پر بھی تعریض کیا کرتے تھے۔
- لیکن جس قدر وہ متشدد تصور کئے جاتے تھے کچھ نہ کچھ متساہل بھی واقع ہوئے تھے۔ لہٰذا علماء اگر کسی راوی کا کوئی حدیث ابن حبان کے حوالے سے نقل کرے تو اس راوی کے حالات دوسرے علمائے فن کے حوالے سے بھی جاننے کی کوشش کریں۔

حوالہ جات وحواشی

[1]: آپ کا اصل نام محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری ہے۔ ابوعبداللہ کی کنیت سے مشہور ہوئے۔194ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کی کئی تصانیف مشہور ہیں جن میں سب سے مشہور "الجامع الصحیح" ہے جو صحیح البخاری کے نام سے جانا جاتا ہے اس کے علاوہ تاریخ، رجال حدیث کے علاوہ احادیث کی دیگر چھوٹی کتابیں بھی آپ نے تصنیف کیں ہیں۔256ھ میں انتقال کر گئے۔

[2]: مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیشاپوری،(204ھ) کو نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ علم کی تحصیل کے لئے مصر، شام، عراق اور حجاز مقدس کا سفر کیا۔ صحیح مسلم کے نام سے کتاب تصنیف کی جس میں انہوں نے بارہ ہزار صحیح احادیث کو جمع کیا۔ اس تصنیف کو اس نے پندرہ سال میں مکمل کیا۔ یہ احادیث کی ان دو صحیح کتابوں میں ایک ہے جس پر اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے کہ اس کی احادیث صحیح ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی کتابیں تصنیف کیں ہیں۔ جن میں سے مشہور المسند الکبیر، الجامع اور اوھام المحدثین ہیں۔261ھ کو وفات پائی۔

[3]: ھدیۃ الساری مقدمۃ فتح الباری۔ العسقلانی، ابن حجر، دار المعرفہ للطباعہ والنشر بیروت، لبنان طبع دوم، ج ا ص ۵

[4]: محمد بن اسحق بن خزیمہ السلمی، مشہور محدث، فقیہ اور مجتہد شمار کئے جاتے ہیں۔ نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ جب کہ عراق، شام اور مصر میں تعلیم پائی۔ صحیح ابن خزیمہ، التوحید واثبات صفۃ الرب اور مختصر المختصر آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔

[5]: محمد بن عبد اللہ بن حمدویہ بن نعیم الضبی، الطّھمانی النیسابوریؒ، جو کہ "حاکم" کے نام سے مشہور ہوئے۔405ھ کو نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ نیشاپور میں قاضی بھی مقرر ہوئے تھے۔ کئی مشہور کتابوں کے مصنف رہے۔ مثلاً تاریخ نیشاپور، الاکلیل، المستدرک علی الصحیحین، تراجم الشیوخ اور معرفۃ اصول الحدیث وعلومہ وکتبہ شامل ہیں۔933ھ کو انتقال کر گئے۔

[6]: الأعلام، خیر الدین بن محمود بن محمد، الزرکلی الدمشقی (المتوفى: 1396ھ)، دار العلم للملایین، طبع خامس، 2002

[7]: سیر أعلام النبلاء شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذھبي (المتوفى: 748ھ) دار الحدیث- قاہرہ، 2006ء، ج ۱۲ ص/ ۱۸۳

[8]: معجم البلدان، شھاب الدین أبو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الرومی الحموی (المتوفى: 626ھ) دار صادر، بیروت

، طبع، دوم، 1995م 1:418

[9]: ایضاً، 419

[10]: تذکرۃ الحفاظ، شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایْماز الذہبي (المتوفی: 748ھ) دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع: اول، 1998ء، 3:90

[11]: کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون، مصطفی بن عبد اللہ کاتب جلبیا القسطنطینی المشہور باسم حاجی خلیفہ أو الحاج خلیفہ (المتوفی: 1067ھ) مکتبہ المثنی - بغداد 1941ء، 1:463

[12]: ایضاً: 2:1075

[13]: ایضاً: 2:1400

[14]: خلاصة التأصيل لعلم الجرح والتعديل، العوني ،حاتم بن عارف بن ناصر الشريف ، دار عالم الفوائد للنشر والتوزيع ،طبع اول، 1421 هـ

[15]: میزان الاعتدال في نقد الرجال، شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایْماز الذہبی (المتوفی: 748ھ) دار المعرفہ للطباعہ والنشر، بیروت، لبنان، طبع: اول، 1382ھ

[16]: ایضاً: 2:253

[17]: ایضاً: 4:8

[18]: الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل، محمد عبد الحي بن محمد عبد الحلیم الأنصاری اللکنوی الھندی، أبو الحسنات (المتوفی: 1304ھ) مکتبۃ المطبوعات الإسلامیہ، حلب، طبع: سوم، 1407ھ-1:277

القول المسدد في الذب عن المسند للإمام أحمد، أبو الفضل أحمد بن علیبن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ) مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرۃ طبع: اول، 1:31، 1401

[19]: الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل، 1:338

[20]: الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التمیمی، أبو حاتم، الدارمي، البُستی (المتوفی: 354ھ) مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، طبع: اول، 1988ء، 1:103

[21]: ایضاً، مقدمہ

[22]: ایضاً